دعا! دعا!! دعا!!!

قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ

من تالیف جناب مولوی صوفی ابو نعیم عبد العظیم صاحب مد ظلہ یوسف پوری غازیپوری

قول عظیم فی اثبات الدعا بعد التسلیم

بفرمایش جناب فیضمآب صوفی عبد الکریم میاں صاحب و باہتمام شیخ بدر الدین صاحب تاجر کتب نیا بازار کلکتہ

در مطبع سعیدی واقع ۲ کلکتہ مطبوع گردید

داخرین ترجمہ کہا تمہارے رب نے دعا کرو مجھسے مین قبول کرونگا تمہاری دعا کو اور جو لوگ
کہ تکبر کرتے ہین میری عبادت یعنی دعا کرنیسے قریب وہ داخل ہونگے دوزخ مین ذلیل ہوکر۔ مراد
عبادت سے دعا ہے چنانچہ حدیث مین وارد ہے عن النعمان بن بشیر عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فان الدعاء ھو العبادۃ قال ربکم ادعونی استجب لکم
رواہ ابو داؤد ترجمہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دعا عبادت ہے کہا تمہارے رب نے
تم دعا کرو مجھسے مین قبول کرونگا روایت کیا اس حدیث کو ابو داؤد نے۔ تفسیر معالم مین اس آیہ کی
تحت مین لکھا ہے عن ابی ھریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من لم یدع
اللہ غضب اللہ علیہ ترجمہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اللہ سے دعا نہین مانگتا
اللہ اوسپر غصہ کرتا ہے۔ اے مسلمانون اللہ سے دعا کرنیمین تکبر مت کرو اپنی حاجت کو خوب وکر عاجزی سے
مانگو تاکہ اوسکے رحمت کے مستحق ہو اور اوسکے غضب سے بچو۔ عن انس رضی اللہ عنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تعجزوا فی الدعاء فانہ لن یھلک
مع الدعاء احد رواہ ابن حبان والحاکم وقال صحیح الاسناد نقلہ الحافظ
المنذری فی الترغیب والترھیب ترجمہ فرمایا نبی علیہ السلام نے مت کاہلی کرو تم لوگ
دعا مانگنے مین دعا مانگنے والا ہرگز ہلاک نہین ہوتا یعنے دعا مانگنے والا نقصان سے محفوظ رہتا ہے روایت کیا
اس حدیث کو ابن حبان اور حاکم نے اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا نقل کیا اسکو حافظ عبد العظیم منذری نے
اپنی کتاب ترغیب و ترہیب مین عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدعاء
مخ العبادۃ رواہ الترمذی ترجمہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ دعا مغز عبادت کا ہے روایت کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الحی الکریم الذی یستحیی من عبدہ اذا رفع الیہ یدیہ ان یردھما صفرا والصلوۃ والسلام علی نبیہ الذی ارسل الی الاسود والحمراء وعلی الہ واصحابہ الذین ھم خیر من علی الغبراء وتحت الخضراء البررۃ الاتقیا۔

بعد حمد وصلوۃ کے جاننا چاہیئے کہ بعد ادای فرایض کے خلاصہ ریاضت و مغز عبادت دعا ہی فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ مین اُجِیبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ترجمہ قبول کرتا ہون دعا دعا کرنیوالے کی جب مجھسے دعا کرتا ہی۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جب بندہ اپنی مالک سے اپنی حاجت طلب کرتا ہی اور اس سے فریاد چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اوسکی دعا کو قبول کرتا ہے اور اوسکی فریاد کو پہونچتا ہی فرمایا سورہ مومن مین قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ

كذا في المشكوٰة ترجمہ قضا و قدر کو کوئی چیز نہین روکتی مگر دعا۔ عن ابی ھریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یستجیب اللہ لہ عند الشدائد والکرب فلیکثر الدعاء
فی الرخاء رواہ الترمذی ترجمہ فرمایا پیغمبر صاحب نے جسکو پسند آوے یہ بات کہ اللہ تعالی اوسکی مصیبت
اور پریشانی مین دعا قبول کرے تو اوسکو چاہیئے کہ حالت صحت و آرام مین اکثر دعا کیا کرے روایت کیا
اس حدیث کو ترمذی نے جب حالت صحت مین دعا کرنیسے تکبر کریگا اور حالت پریشانی مین مجبوراً دعا کریگا
تو ایسی دعا نہین قبول ہوگی۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال
العبد یا رب یا رب قال اللہ لبیک عبدی سل تعط۔ رواہ ابن ابی الدنیا نقلہ المنذری
ترجمہ فرمایا نبی صاحب نے جب بندہ کہتا ہے یا رب یا رب فرماتا ہے اللہ تعالی حاضر ہون مین اے میرے بندے
مانگ مجھسے مین دونگا سبحان اللہ ایسی فضیلت ہے جو اپنے مالک سے اپنی حاجت نہ مانگے اور وہ اپنے آقا کو نہ پکارے
وہ آدمی نہین بہائم ہے۔ مر صلی اللہ علیہ وسلم بقوم مبتلین فقال اما کان ھؤلاء یسألون
اللہ العافیۃ۔ رواہ البزار نقلہ محمد بن محمد الجزری صاحب الحصن الحصین ترجمہ
پیغمبر صاحب ایک قوم پر گذرے کہ وہ کسی آفت مین مبتلا تھے تو آپنے فرمایا کیا یہ لوگ اللہ تعالی سے عافیت نہین
مانگتے تھے یعنی اگر یہ قوم عادی ہوتی دعا کی نیکی اور اچھی حالت مین اپنے عافیت کی دعا کرتی تو ایسے مبتلا آفت
نہوتی۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدعاء سلاح المؤمن وعماد الدین
ونور السموات والارض رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد نقلہ المنذری ترجمہ فرمایا
پیغمبر صاحب نے دعا ہتھیار مومن کا ہے اور ستون دین کا اور نور آسمان اور زمین کا روایت کیا اسکو حاکم نے اور
صحیح کہا اسکو نقل کیا اسکو حافظ منذری نے آیات و احادیث سے دعا کی فضیلت خوب ثابت ہوئی اور یہ بھی

اس حدیث کو ترمذی نے مغز عبادت کا اسلئے فرمایا کہ اسمین خضوع و تذلل و خواری و حاجت مندی
بندگی و بے نیازی و قادر مطلق ہونا اللہ تعالیٰ کا بدرجہ اکمل ثابت ہے۔ عن ابی ھریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس شیٔ اکرم علی اللہ من الدعاء۔ رواہ
الترمذی وقال الحافظ فی بلوغ المرام صححہ ابن حبان و الحاکم ترجمہ فرمایا
پیغمبر صاحب نے نہین ہے کوئی چیز بزرگتر نزدیک خدا کے دعا سے روایت کیا اسکو ترمذی نے اور حافظ ابن
حجر عسقلانی نے بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ اس حدیث کو ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا ہے۔ عن ابن
عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فتح لہ منکم باب الدعاء
فتحت لہ ابواب الرحمۃ۔ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الدعاء
ینفع مما نزل ومما لم ینزل فعلیکم عباد اللہ بالدعاء رواہ الترمذی
ترجمہ فرمایا رسول مقبول علیہ السلام نے تم مین سے جسکے واسطے دروازہ دعا کا کھولا جاتا ہے یعنی
توفیق دعا کرنیکی دی جاتی ہے تو اوسکے واسطے دروازہ رحمت کا کھولا جاتا ہے۔ اور فرمایا حضرت نے کہ
تحقیق دعا نفع کرتی ہے اوس بلا کو جو نازل ہو چکی ہے اور اوس بلا کو جو نازل نہین ہوئی ہے پس لازم کر لو تم لوگ
اے بندو اپنے اوپر دعا کو روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے جو بلا اور مصیبت کہ نازل ہو چکی ہے
وہ دعا کرنیسے دفع ہوتی ہے اور جو بلا نازل نہین ہوئی ہے وہ دعا کی برکت سے رک جاتی ہے۔ لہذا دعا کرنا
ہر حال مین باعث خیر و برکت ہے۔ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ منکرین دعا کو توفیق دعا کرنیکی نہین عطا ہوئی ہے
ھذا ابتلاء من رب العالمین۔ عن سلمان الفارسی قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرد القضاء الا الدعاء۔ رواہ الترمذی

عبده ان يرفع اليه يديه فيردهما صفرا ليس فيهما شيء - رواه الطبراني في الاوسط ورجال اسناده
رجال الصحيح الا يوسف وهو ثقة نقله السيوطي في رسالته المسماة بفض الوعاء في احاديث
رفع اليدين في الدعاء - ترجمہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ بزرگ برتر صاحب حیا
صاحب جود ہی شرماتا ہی اپنے بندہ سے جب بندہ اوسکا دونوں ہاتھونکو اوٹھا کر اوس سے اپنی حاجت طلب کرے
یہہ کہ پھیر دیوے اوس بندہ کے ہاتھونکو خالی - روایت کیا اس حدیث کو طبرانی نے اوسط میں اور سیوطی نے
کہا کہ اس حدیث کے سب راوی معتبر ہین - عن سلمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رفع قوم
اكفهم الى الله عز وجل يسألونه شيئا الا كان حقا على الله ان يضع في ايديهم الذي
تسألون - رواه الطبراني في الكبير نقله السيوطي ورجاله رجال الصحيح - ترجمہ فرمایا پیغمبر خدا نے
نہین کوئی گروہ ہاتھ اوٹھاتی ہی اللہ بزرگ برتر کیطرف اور اپنی حاجت طلب کرتی ہی مگر ہوتا ہے
حق اللہ پر یہہ کہ اوسکے ہاتھونمین اوس چیز کو رکھدیوی جسکو وہ گروہ مانگتی ہی یعنے اوسکی دعا قبول
کرکے اوس چیز کو عنایت کرے - روایت کیا اسکو طبرانی نے معجم کبیر مین کہا علامہ سیوطی نے اسکے کل راوی
معتبر ہین - اس حدیث صحیح سے یہہ امر ظاہر ہی کہ دعا مین ہاتھونکا اوٹھانا باعث قبولیت دعا کا ہے -
عن مالك بن يسار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سألتم الله فاسئلوه ببطون
اكفكم ولا تسألوه بظهورها - رواه ابو داود - ترجمہ فرمایا رسول مقبول علیہ السلام نے جب
تملوگ خدا سے دعا مانگو تو ہاتھ اوٹھانیمین کف دست کو آگے رکھو پشت دست سے دعا مت مانگو روایت کیا
اسکو ابوداؤد نے - یہہ حدیث بھی صحیح ہی - عن ابی بکرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
سلوا الله ببطون اكفكم ولا تسألوه بظهورها - رواه الطبراني في الكبير ورجاله

معلوم ہوا کہ حق عبدیت یہی ہے کہ اپنے مالک سے اپنی حاجتونکو مانگے اور جو نہ مانگے وہ متکبر ہے اللہ کا اوس پر غصہ ہے۔ اللّٰھم احفظنا۔ اب اسقدر اور بھی معلوم ہونا چاہیے کہ دعا مین ہاتھونکا اوٹھانا چاہیے یا نہین حدیثونکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا مین ہاتھونکا اوٹھانا آداب دعا سے ہے اور آنحضرت علیہ السلام سے قولاً و فعلاً ثابت ہے۔ عن سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ربکم حیی کریم یستحیی من عبدہ اذا رفع یدیه الیه ان یردھما صفرا رواہ ابوداؤد وقال الحافظ فی بلوغ المرام صححه الحاکم ترجمہ فرمایا رسول مقبول علیہ السلام نے بہ تحقیق پروردگار تمہارا صاحب حیا و صاحب کرم ہے شرم کرتا ہے اپنے بندہ سے جب بندہ اوسکی طرف ہاتھونکو اوٹھاتا ہے یہہ کہ اوسکے ہاتھونکو خالی واپس کرے۔ روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے اور حافظ ابن حجر عسقلانی نے بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا۔ واضح ہو کہ یہہ حدیث عام ہے اسمین خصوصیت نہ کسی شخص کی ہے اور نہ کسی مکان نہ کسی زمان کی اور یہہ معلوم ہے کہ ہر عام مین خاص داخل ہوتا ہے جب تک مستثنیٰ ثابت نہو لہذا فرض و نفل سب مین یہہ حکم جاری ہوگا **مسک الختام** شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے (در حدیث دلیل است بر استحباب رفع یدین در دعا و احادیث در ان بسیار است و سیوطی در رسالہ مستقلہ زیادہ بر چہل حدیث در این باب جمع کردہ و احادیث رفع یدین آنحضرت را صلی اللہ علیہ وسلم در دعا حافظ منذری در جزئی جداگانہ تالیف ساختہ) اور **سبل السلام** شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے۔ فی الحدیث دلالة علی استحباب رفع الیدین فی الدعاء والاحادیث فیه کثیرة۔ ترجمہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر مستحب ہونے رفع یدین کے دعا مین اور اس باب مین بہت سی حدیثین مروی ہین۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان اللہ عز وجل حیی کریم یستحیی من

بظہورهما فاذا فرغت فامسح بهما وجهك۔ رواه ابن ماجة ترجمہ فرمایا نبی علیہ السلام
نے جسوقت تملوگ دعا مانگو اللہ سے تو مانگو اپنی ہاتھون کی ہتھیلیون سے اور نہ مانگو پشت سے
اور جسوقت دعا سے فارغ ہو تو ملو ہاتھونکو اپنے منہ پر روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے بعض حضرات یہہ
فرماتی ہین کہ ہان عام حکم تو ثابت ہی مگر خاص بعد نماز فرض کے رسول علیہ السلام کا فعل ثابت نہین ہوا
اقول یہہ قول دال ہی اوپر عدم واقفیت اصول کے کسی کتاب مین اصول کی نہین لکہا ہی کہ حدیث
قولی قابل عمل کے نہین ہے جبتک حدیث فعلی ثابت نہو۔ مدعی کو چاہئے کہ کسی اصول کی کتاب سے اپنے
دعوی کو مدلل کری۔ واضح ہو کہ امت کے عمل کرنیکے واسطے حدیث قولی زیادہ معتبر ہی کیونکہ فعل مین احتمال
رہتا ہی خصوصیت کا۔ نظیر اوسکی یہہ ہی کہ رسول مقبول نے امت کو منع فرمایا صوم وصال سے اور خود بذات
خاص رکھتے تھے۔ امت کی حق مین نیند توڑنیوالی وضو کی ہی اور نبی علیہ السلام کے حق مین نہین اس مقام پر
تو قاعدہ مخترعہ کی مطابق حدیث قولی منع صوم وصال کی اور حدیث نیند کی قابل عمل نہین کیونکہ
حدیث فعلی اوسکے خلاف ہے ایسے نظائر شریعت مین بہت ہین۔ فافہم وتفکر ولا تکن من المتعصبین
اب جو صاحبان کہ بعد نماز فرض کی ہاتھونکو اوٹھا کر دعا کرنے کو بدعت یا ناجائز کہتے ہین یا اوسکو سنت
مخالف ہین اونکو چاہئے کہ جسطرح حدیث الارض كلها مسجد الا المقبرة والحمام (
یعنے نماز پڑہنا تمام زمین پر جائز ہے مگر قبرستان اور حمام مین نہین) مین قبرستان وحمام مستثنی ہے
ایسا ہی وہ کوئی حدیث پیش کرین اسطرحپر اذا سألتم الله فاسئلوه ببطون اكفكم۔ الا بعد
صلاة المكتوبة (یعنی جب تملوگ دعا مانگو اللہ سے تو کف دست سے مگر بعد نماز فرض کے نہین ۔
جب تک اسطرحپر وہ مستثنی ثابت نکرینگے اوسوقت تک اونکا قیل وقال محض لغو و باطل تصور کیا جاویگا

[illegible] وهو ثقة قاله السيوطي ترجمه فرمايا پيغمبر صاحب نے جب
[illegible] تو غدت پشت سے روايت کيا اسکو طبراني نے معجم کبير مين کہا علامہ سيوطي نے
[illegible] ابي داود مين ہے عن عكرمة عن ابن عباس قال
[illegible] منكبيك ونحوها ايضا عن ابن عباس
[illegible] نحوه قال السيوطي رجاله رجال الصحيح الا العباس
[illegible] عليہ السلام نے اس طريقہ دعا کا نکاليہ ہے کہ اوٹھاؤ تم دونون ہاتھونکو
[illegible] حديث بھی صحيح ہے اس حديث سے معلوم ہوا کہ دعا کا طريقہ
[illegible] يا بعد نفل ہو يا دوسرے موقع پر ہو۔ اب جو لوگ
[illegible] اسيطرح کی حديث صاف صاف پيش کرين۔ واضح ہو کہ
[illegible] کا حکم ثابت ہوا تو ہاتھ نہ اوٹھانيکی ممانعت اوسی حکم سے ثابت
[illegible] ہے کہ جب ايک شي کے کرنيکا حکم ہوا تو اوسکی ضد کی
[illegible] ہے مثلا ايمان کا حکم ہوا تو اوسکے ضد يعني کفر سے ممانعت ثابت
[illegible] ثابت ہوئی۔ قد ذهب اليه الجمهور من اهل
[illegible] والسنة والجماعة نعم لا يخفى على العلماء الاصوليين
[illegible] جب حکم ثابت دعا مين ہاتھ اوٹھانيکا تو اوسکی ضد يعني
[illegible] حکم سے۔ فاعتبروا يا اولي الابصار۔ عن ابن
عباس قال [illegible] الله صلى الله عليه وسلم اذا دعوت الله فادع ببطون كفيك ولا تدع

حدیث باقی ہین مجھکو حیرت ہے کہ امام نووی کو دھوکھا ہوا یا ہمارے زمانہ مین جن صاحبونکو علم حدیث کا دعوی
ہے اونکی قلت علمی اور کوتاہ نظری ہے۔ کسوف شمس یعنی سورج گہن مین پیغمبر صاحب نے ہاتھ اوٹھاکر
دعا کیا ہے صحیح مسلم یا مشکوۃ شریف کا ملاحظہ ہو۔ مکہ معظمہ سے واپس آتے ہوئے ایک مقام پر قیام کیا
اور تین مرتبہ ہاتھونکو اوٹھاکر امت کی مغفرت کی دعا کیا مشکوۃ باب سجود الشکر۔ عن عمر بن
الخطاب لما کان یوم بدر نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المشرکین وہم الف و
اصحابہ ثلثمائۃ وبضعۃ عشر رجلا فاستقبل نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القبلۃ
ثم مد یدیہ فجعل یہتف بربہ اللہم انجز لی ما وعدتنی الخ رواہ مسلم ترجمہ جنگ
بدر مین پیغمبر صاحب نے مشرکین کو دیکھا تو وہ ایکہزار مرد تھے اور پیغمبر صاحب کے صحابہ تین سو انیس (۳۱۹) مرد تھے
پس پیغمبر صاحب قبلہ رو ہوگئے اور دونون ہاتھونکو بڑھایا اور بلند آواز سے دعا کیا یا اللہ دے مجھے
وہ چیز جسکا تو نے وعدہ کیا مجھسے یعنی فتح روایت کیا اسکو امام مسلم نے۔ عن ام عطیۃ قالت
بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم جیشا فیہم علی فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وہو رافع یدیہ یقول اللہم لا تمتنی حتی ترینی علیا۔ رواہ الترمذی ترجمہ
ام عطیہ بیان کرتی ہین کہ پیغمبر صاحب نے ایک لشکر روانہ کیا اور بیچ مین حضرت علی بھی تھے پس سنا مین نے
حضرت کو کہتے ہوئے اور وہ دونون ہاتھونکو اوٹھائے ہوئے تھے یا اللہ میری موت آوے
جبتک نہ دیکھ لون مین علی کو روایت کیا اسکو ترمذی نے۔ صحیح مسلم مین عبداللہ بن عمرو بن عاص سے
روایت ہے کہ بوقت تلاوت پیغمبر صاحب نے اون آیات کو پڑھا جس مین حضرت ابراہیم و حضرت عیسی
علیہما السلام نے اپنی اپنی امت کیواسطے مغفرت کی دعا کیا ہے تو آنحضرت کو اپنی امت یاد آئی اور

افسوس تو یہہ ہی کہ آج تک کسی صاحب نے ایک حدیث بھی ایسی نہین پیش کیا کہ جس سے بعد نماز فرض کے ہاتھہ اوٹھا کر دعا کرنا منع ثابت ہوتا فقط زبانی جمع خرچ ہی عن عباد بن تمیم عن عمہ انہ رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الاستسقاء استقبل القبلۃ وقلب الرداء ورفع یدیہ رواہ النسائی ترجمہ عباد بن تمیم کے چچا نے دیکھا پیغمبر صاحب کو استسقا مین کہ آپ قبلہ رو ہوئے اور اپنی چادر کو اولٹے اور دونون ہاتھون کو اوٹھایا روایت کیا اسکو نسائی نے عن ابی اللحم انہ رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند احجار الزیت یستسقی وہو مقنع بکفیہ یدعو رواہ النسائی ترجمہ ابی اللحم نے پیغمبر صاحب کو دیکھا کہ آپ احجار زیت کے پاس ہاتھہ اوٹھائے دعا کرتے تھے پانی کیواسطے روایت کیا اسکو امام نسائی نے۔ احجار زیت ایک مقام ہی مسجد نبوی سے باہر قریب زوراکے۔ اور ابوداؤد مین بروایت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا حدیث مروی ہی جسکا مضمون یہہ ہی کہ نماز استسقا مین پیغمبر صاحب نے اپنے ہاتھونکو اوٹھایا۔ اگر کسی کو یہ شبہہ گذرے کہ فقط استسقا مین ہاتھہ اوٹھا کر دعا کرنا ثابت ہی نہ دوسری جگہہ تو اونکی تسلی کیواسطے احادیث مختلفہ ضرور نقل کرونگا مگر یہان امام نووی علیہ الرحمۃ کی عبارت لکہتا ہون جو شرح صحیح مسلم مین مرقوم ہی۔ قد ثبت رفع یدیہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الدعاء فی مواطن غیر الاستسقاء وہی اکثر من ان تحصی وقد جمعت منہا نحوا من ثلاثین حدیثا من الصحیحین ترجمہ تحقیق پیغمبر صاحب سے ہاتھونکا اوٹھانا دعا مین ثابت ہی بہت جگہہ سوا استسقا کے اور وہ شمار سے زیادہ ہی اور یہ تحقیق جمع کیا مینے اس باب مین حدیثونکو قریب تیس کے بخاری و مسلم سے۔ امام نووی نے فقط بخاری و مسلم سے تیس حدیثونکو جمع کیا دعا مین ہاتھہ اوٹھانیکے باب مین باوجودیکہ اور کتب

عن انس قال كان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ فی الدعاء حتی یری بیاض ابطیہ۔ کذا فی المشکوۃ ترجمہ تھے پیغمبر صاحب دونون ہاتھونکو دعامین اوٹھاتے یہانتک کہ سفیدی بغل مبارک کی ظاہر ہوتی تھی۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال کان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ فی الدعاء حتی یری من بیاض ابطیہ۔ رواہ البزار فی مسندہ نقلہ السیوطی ترجمہ نبی علیہ السلام تھے دونو ہاتھونکو دعامین اوٹھاتے یہانتک کہ سفیدی بغل مبارک کی نظر آتی تھی روایت کیا اسکو بزار نے۔ عن ابی برزۃ الاسلمی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ فی الدعاء حتی یری بیاض ابطیہ۔ رواہ ابویعلی نقلہ السیوطی ترجمہ پیغمبر صاحب ہمیشہ ہاتھونکو دعامین اوٹھاتے یہانتک کہ سفیدی بغل مبارک کی ظاہر ہوتی تھی روایت کیا اسکو ابویعلی نے۔ یہانپر جو حدیثین ہمنے نقل کیا ہی جسمین لفظ کان کا موجود ہے اور لفظ کان استمرار ثابت کرتا ہی یعنی ہمیشہ آنحضرت کی یہی عادت تھی کہ جب دعا کرتے تو ہاتھون کو اوٹھاتے عام اس سے کہ جہاد ہو یا استسقا ہو یا حج یا نماز فرض یا نفل ہو وغیرہ وغیرہ۔ من ادعی خلافہ فعلیہ البیان ؎ بی بصیرت چہ شناسد سخن صاحب ما ٭ تلخ و شیرین بمذاق دل رنجور یکی است۔ امام بخاری نے اپنی صحیح مین باب قائم کیا ہے۔ باب رفع الایدی فی الدعاء اور اس باب مین حضرت موسی اشعری اور حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم کی روایتون کو لکھا ہی پس ہر عام مین خاص داخل ہے ہر کل مین جزو شامل ہی جبتک استثنا ثابت ہو۔ حضرت ابی امامہ سے روایت ہے کہ لوگون نے پیغمبر صاحب سے پوچھا کسوقت دعا زیادہ قبول ہوتی ہی آپنے فرمایا آخر رات یعنے تہجد کیوقت اور ہر فرض نماز کے بعد روایت کیا اسکو ترمذی نے۔ جبکہ صحابہ نے یہہ مسئلہ

ایک جوش پیدا ہوا۔ فرفع یدیہ وقال اللّٰہم امتی امتی ۔ پس دونوں ہاتھونکو اوٹھایا اور فرمایا یا اللہ میری امت کو بچا یا اللہ میری امت کو بچا۔ امام نووی لکھتے ہین۔ منہا استحباب رفع الیدین فی الدعاء ۔ تہجد کیوقت ہاتھ اوٹھا کر دعا کرنا آپکا ثابت ہی۔ عن عمر رضی اللّٰہ عنہ قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا مد یدیہ فی الدعاء لم یردہما حتی یمسح بہما وجہہ اخرجہ الترمذی ولہ شواہد منہا حدیث ابن عباس رضی اللّٰہ عنہ عند ابی داؤد ومجموعہا یقتضی انہ حدیث حسن۔ کذا فی بلوغ المرام ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہین کہ تھے آنحضرت علیہ السلام جسوقت اوٹھاتے تھے دونون ہاتھون کو دعا مین تو نہین واپس کرتے تھے ہاتھونکو بعد فراغ دعا کے یہانتک کہ ملتے تھے ہاتھونکو اپنے چہرہ مبارک پر روایت کیا اسکو ترمذی نے اور اوسکے واسطے شاہد ہین جیسے حدیث عبداللہ بن عباس کی ابو داؤد مین پس اس مجموعہ سے یہہ حدیث حسن ہو جاویگی اقول حدیث حسن حجت ہے۔ عن السائب بن یزید عن ابیہ ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان اذا دعا فرفع یدیہ مسح وجہہ بیدیہ۔ رواہ ابو داؤد ترجمہ بہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دعا کیا تو ہاتھون کو اوٹھایا اور بعد اوسکے ہاتھون کو اپنے چہرہ مبارک پر ملا روایت کیا اس حدیث کو ابو داؤد نے۔ کیا یہہ حکم فرض کو شامل نہین ہی یا اللہ اپنے بندونکو دونون کو ہدایت کیطرف پھیر دے آمین۔ کان اذا رفع یدیہ فی الدعاء لم یحطہما حتی یمسح بہما وجہہ۔ رواہ الحاکم عن ابن عمر کذا فی الجامع الصغیر ترجمہ پیغمبر صاحب جب ہاتھ اوٹھاتے تھے دعا مین تو نہین اوتارتے تھے ہاتھونکو یہانتک کہ ملتے تھے اپنے چہرہ مبارک پر روایت کیا اسکو حاکم نے

اسواسطے کہ پیغمبر خدا نے کبھی ہاتھونکو دعا مین سینے کے اوپر نہین اوٹھایا روایت کیا اسکو امام احمد نے
ہمیشہ دعا مین سینے تک ہاتھونکو اوٹھاتے تھے اور دعا استسقا مین سر تک اسقدر مبالغہ رفع مین
خصوصیت استسقا سے ہے اب کیفیت ملاحظہ کیجئے صحیح مسلم مین روایت حضرت انس سے مروی ہے
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استسقی بالناس فاشار بظہر کفیہ الی السماء۔ کذا فی بلوغ المرام
ترجمہ نبی علیہ السلام نے لوگون کو ساتھ دعا کیا واسطے پانی کے اور دعا مانگنے مین پشت دست کو طرف
آسمان کے کیا۔ واضح ہو کہ دوسری جگہ دعا مین کف دست آسمان کیطرف کرتے تھے معلوم ہوا کہ
استسقا کی خصوصیت یہہ بھی ہے چنانچہ سبل السلام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے۔ فیہ دلالۃ اذا
ارید باللدعاء رفع البلاء فانہ یرفع یدیہ ویجعل ظہر کفیہ الی السماء واذا دعا
بسؤال شیء وتحصیلہ جعل بطن کفیہ الی السماء وقد ورد صریحا فی حدیث خلاد
بن السائب عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سأل جعل بطن کفیہ
الی السماء واذا استعاذ جعل ظہرھما الیہا۔ ترجمہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہے
اسپر کہ جب دعا کرتے کسی بلا کے دفع ہونیکا تو دونون ہاتھونکو اوٹھاتے تھے اور پشت دست کو
آسمان کیطرف کرتے اور جب دعا کرتے کسی چیز کے سوال مین اور کسی چیز کا حاصل کرنا منظور ہوتا
تو کف دست کو آسمان کیطرف کرتے اور اس باب مین صریح حدیث وارد ہے خلاد بن سائب کی
وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ نبی علیہ السلام جب کبھی چیز کو خدا سے طلب کرتے تھے تو کف دست کو
آسمان کی طرف کرتے اور جب کبھی چیز سے پناہ مانگتے تو پشت دست کو آسمان کیطرف کرتے تھے۔
پس حضرت انس کی حدیث کا مطلب یہہ ہوا کہ نبی علیہ السلام نے کسی دعا مین ہاتھون کو سر تک

پوچھا تو اسپر ضرور عمل کیا ہوگا یعنے موافق فرمانے حضرت کے فرض نماز کے بعد صحابہ ضرور دعا
مانگتے ہونگے اور یہہ ہم ثابت کر چکے ہین کہ طریقہ دعا کرنیکا صحابہ کو بھی بتلایا گیا تھا کہ تم ہاتھہ اوٹھاؤ
ان دونون حدیثونکو موافق کرنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہی کہ صحابہ بعد فرض نماز کے ہاتھونکو اوٹھا کر دعا
مانگتے تھے فافہم وتفکر۔ اب ایک شبہہ باقی رہا کہ حضرت انس سے مروی ہی کہ نبی علیہ السلام کسی
دعا مین ہاتھہ نہین اوٹھاتے تھے مگر استسقا مین یہانتک کہ سفیدی بغل مبارک کی ظاہر
ہوتی تھی اقول اس سے نفی ہاتھہ اوٹھانیکی نہین ثابت ہے کیونکہ احادیث کثیرہ سے رفع الایدی فی
الدعا ثابت ہی اور خود حضرت انس بعض حدیث کے راوی ہین پس لامحالہ نفی مبالغہ وکیفیت کی
مراد ہوگی حدیث بروایت ابی اللحم ابوداؤد و ترمذی و نسائی مین مروی ہی اور وہ حدیث
مشکوۃ شریف مین بھی موجود ہی جسکا مضمون یہہ ہی کہ آنحضرت علیہ السلام دعا استسقا مین ہاتھونکو
سر مبارک تک اوٹھاتے تھے۔ اور دوسری جگہ رفع مین اسقدر مبالغہ نہین کرتے تھے
چنانچہ حدیث مین وارد ہی۔ عن الزہری کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ
عند صدرہ فی الدعاء ثم یمسح بہما وجہہ۔ رواہ عبد الرزاق فی المصنف
نقلہ السیوطی ترجمہ پیغمبر صلعم ہاتھونکو اوٹھاتے تھے دعا مین برابر سینہ کے پھر اون ہاتھون کو
ملتے تھے چہرہ مبارک پر روایت کیا اسکو عبد الرزاق نے چونکہ یہہ حدیث مرسل ہی اسواسطے حدیث
مرفوع نقل کرتا ہون تاکہ ہر صورت سے باعث اطمینان ہو۔ عن ابن عمر انہ یقول ان رفعکم
ایدیکم بدعۃ ما زاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ہذا یعنی الی الصدر۔ رواہ احمد
فی المشکوۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر لوگون سے کہتے تھے کہ تملوگون کا دعا مین ہاتھونکا اوٹھانا بدعت ہے

ومن لم يفعل ذلك فهو كذا وكذا وفي رواية فهو خداج ـ رواه الترمذي في المشكوٰة ترجمہ فرمایا پیغمبر خدا نے نماز دو دو رکعت ہے اور ہر دو رکعت مین التحیات کا پڑھنا ہے اور دل سے فروتنی کرنا خطرات نہ پیدا ہون کیفیت حضوری کی جاتی نہ رہے اور تضرع کرنا کسی دوسری طرف التفات نکرنا آنکھ کے گوشہ سے دوسری جانب نہ دیکھنا آسمان کیطرف نظر نہ اوٹھانا اور اپنے کو ہر طرح عاجز اور ذلیل خیال کرنا پھر دعا مین ہاتھونکا اوٹھانا یہہ عطف ہے اوپر محذوف کے ہے یعنے جب اسطرح نماز پڑھ چکے تو بعد سلام کے ہاتھونکو اوٹھاؤ اب یہ قول ابن عباس کا ہے تفسیر مین تقنع یدیک کے یعنے اسطرح سے ہاتھونکو اوٹھاؤ کہ کف دست تمہارے چہرہ کے مقابل ہو اور کہو یا اللہ میری دعا قبول کریا اللہ میری حاجت بر لا اور جو شخص ایسا نکرے اوسکی نماز ایسی اور ایسی یعنے ناقص ہے روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے ـ لفظ مثنی سے یہہ شبہ گذرتا ہے کہ یہ حکم نماز نفل میں ہے اقول یہ شبہ بوجوہ چند محل کلام ہے اوّل لفظ صلاۃ مین الف لام استغراق کا موجود ہے پس لامحالہ یہ حکم ہر نماز فرض و نفل وغیرہ کیلئے متصور ہے نماز فرض کو اس حکم سے خارج کرنا خون انصاف کرنا ہے ـ ثانی شروع اسلام مین دو ہی رکعت نماز فرض تھی اور وہی حکم سفر مین قائم رہا ماہر حدیث پر ہویدا ہے بلکہ بعض روایت مین اسکی تصریح موجود ہے کہ بعد ہجرت مدینہ طیبہ مین مقیم کے حق مین چار رکعت فرض کا حکم صادر ہوا پس مطابق اسکے نماز فرض مراد ہے نہ نفل ثالث چونکہ اس روایت مین لفظ صلاۃ کا مطلق ہے اور لفظ مطلق کا جہان استعمال ہوتا ہے وہان اوسکا فرد کامل مراد لیا جاتا ہے لہذا اس سے مراد نماز فرض ہے عن محمد بن ابی یحیی الاسلمی قال رأیت عبد اللہ بن الزبیر ورأی رجلا رافعا یدیہ یدعو قبل ان یفرغ من صلاتہ فلما فرغ منہا قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یرفع یدیہ حتی یفرغ من صلاتہ رواہ الطبرانی فی الکبیر نقلہ السیوطی فی رسالتہ المسمی بہ فض الوعاء فی احادیث رفع الیدین

اور اللہ تعالیٰ کی حمد کیا اوس پر کہ جسکا حکم اونکو پیغمبر صاحب نے کیا تھا پھر حضرت ابوبکر صف مین آکر
شامل ہوئے اور پیغمبر صاحب نے نماز پڑہایا بعد نماز کے حضرت نے فرمایا ای ابوبکر جب ہمنے حکم کیا تو کیون تمنے
نماز نہ پڑہایا حضرت ابوبکر نے عرض کیا کیا ہو سکتا ہی ایسا ابن ابی قحافہ سے (مجہہ سے) کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے نماز پڑہاوی اوسوقت پیغمبر صاحب نے لوگونکو تعلیم کیا کہ جب امام کو خبردار کرنا
منظور ہو تو تالی نہین دینا چاہیے بلکہ سُبحان اللہ کہنا چاہیے روایت کیا اسکو مسلم نے ابی
قحافہ کنیت ہے حضرت ابوبکر صدیق کے والد کی اور نام اونکا عثمان بن عامر ہی فتح مکہ کے روز ایمان لائے
اور حضرت عمر فاروق کی شروع خلافت تک زندہ ہی۔ واضح ہو کہ اس حدیث مین جس نماز کا ذکر ہی وہ نماز
فرض تھی پس نماز فرض مین حضرت ابوبکر کا ہاتھونکو اوٹھا کر دعا کرنا اور دعا بھی وہ دعا جسکو نماز سے
کوئی علاقہ نہین بلکہ وہ زائد تھی جو بعد حصول نعمت کے شکریہ مین کیجاتی ہی یعنی جب پیغمبر صاحب نے
حضرت ابوبکر کو اشارہ کیا کہ تم امامت کرو تو حضرت علیہ السلام کا راضی ہونا اور اونکی امامت کو
قائم رکھنا یہ اونکی حق مین نعمت عظمیٰ تھی اسی کی شکریہ مین دعا کیا۔ اس سے یہہ امر ثابت ہوا کہ زمانہ نبوی
مین یہہ عادت جاری تھی کہ جب لوگ دعا کرتے تھے تو ہاتھونکو اوٹھاتے تھے اوسی عادت کے مطابق
حضرت ابوبکر نے نماز فرض مین ہاتھونکو اوٹھا کر دعا کیا۔ یقین ہی کہ اس سے معترض کو بھی انکار نہوگا۔
جای غور ہی کہ جو فعل زمانہ نبوی مین بلا نکیر جاری ہوا وسکو بدعت یا حرام کہنا یا سمجھنا کیسی گمراہی ہی
اللّٰھم احفظنا۔ عن الفضل بن عباس قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الصلوۃ مثنیٰ
مثنیٰ تشھد فی کل رکعتین وتخشع وتضرع وتمسکن ثم تقنع یدیک یقول
ترفعھما الیٰ ربک مستقبلا ببطونھما وجھک وتقول یارب یارب

صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے کوئی بندہ مومن کہ اوٹھاتا ہی دونون ہاتھونکو ہر نماز فرض کے بعد اور کہتا ہے یہ
کلمات مگر ہوتا ہی حق اللہ پر یہہ کہ نہ پھیرے اوسکے دونون ہاتھونکو خالی روایت کیا اسکو ابن سنی نے
ابن سنی مشہور محدث ہین امام نسائی وغیرہ کے شاگرد ہین اونسے خلق کثیر نے روایت کیا ۳۶۴ھ
مین اونکی وفات ہوئی۔ بعد نماز فرض کے حدیث قولی وفعلی دونون سے آنحضرت علیہ السلام کا دعا
مین ہاتھونکا اوٹھانا ثابت ہوا۔ جو شخص ممانعت کا مدعی ہی اسکو لازم ہی کہ ایک حدیث بھی یہ ثابت
کرے کہ پیغمبر صاحب نے فرمایا کہ فرض نماز کے بعد دعا مین ہاتھ اوٹھانا نہین چاہیئے مگر ایسا ممکن نہین ہے
وَلَوْ کَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا ہ۔ قال الشیخ الجیلی فی کتابه غنیة الطالبین قد جاء
فی الحدیث عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال اذا قام الامام
فی محرابه وتواترت الصفوف نزلت الرحمة فاول ذلک نصیب للامام ثم من عن
یمینه ثم من عن یساره ثم تتفرق الرحمة علی الجماعة ثم ینادی ملک ربح
فلان خسر فلان فالرابح من یرفع یدیه بالدعاء الی اللہ تعالی اذا فرغ من
صلاته المکتوبة والخاسر هو الذی خرج من المسجد بلا دعاء فاذا خرج
بلا دعاء قالت الملائکة یا فلان استغنیت عن اللہ تعالی مالک عند اللہ
حاجة ترجمہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت امام محراب مین کھڑا ہوتا ہی اور صف برابر
ہوتی ہی اوسوقت رحمت نازل ہوتی ہی پہلے وہ رحمت امام کو پہونچتی ہی پھر جو داہنی امام کے ہے
پھر جو بائین ہی پھر وہ رحمت تمام جماعت پر پہونچ جاتی ہی بعد اوسکے فرشتہ پکارتا ہی فلانکو
نفع ہوا اور فلان کو نقصان ہوا نفع اوسکو ہوا جسنے بعد نماز فرض کی ہاتھونکو اوٹھاکر اللہ تعالی سے

فی الدعاء وقال رجالہ الثقات ۔ ترجمہ محمد بن یحیی اسلمی کہتے ہیں کہ دیکھا مینے عبد اللہ بن زبیر کو اور دیکھا
ایک شخص کو کہ ہاتھونکو اوٹھاکر دعا کرتا تھا نماز کے اندر جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو عبد اللہ بن زبیر نے کہا کہ
رسول مقبول کبھی ہاتھونکو اوٹھاکر نماز کے اندر دعا نہیں کرتے تھے یہانتک کہ نماز سے فارغ ہوتے تھے یعنی جب
نماز ہوجاتی اوسوقت ہاتھونکو اوٹھاکر دعا کرتے تھے روایت کیا اسکو طبرانی نے معجم کبیر مین اور وے اسکے
سب معتبر ہین یہ حدیث صحیح ہے معجم صغیر مین ایک حدیث طولانی ہے جسکا ایک جملہ یہہ ہے ۔ قال انس فلقد
رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلما صلی الغداۃ رفع یدیہ یدعو علیہم ترجمہ حضرت
انس بیان کرتی ہین کہ بیشک دیکھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب صبح کی نماز پڑھا تو دونون ہاتھونکو اوٹھا
اور بد دعا کیا اونلوگونپر مسلمانون دیکھو اس روایت سے بعد نماز فرض کی ہاتھونکو اوٹھاکر پیغمبر صاحب کا
دعا کرنا ثابت ہوگیا ۔ حافظ ابوبکر بن ابی شیبہ مصنف مین اسود عامری سے روایت کرتی ہین اور وہ اپنے
باپ سے ۔ قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفجر فلما سلم انحرف ورفع یدیہ
ودعا الخ ترجمہ نماز پڑھا مینے رسول مقبول کیساتھ صبح کی لیکن بعد سلام کے پیغمبر صاحب پھرے اور دونون
ہاتھونکو اوٹھایا اور دعا کیا ۔ ابن ابی شیبہ کی تعریف اسیقدر بس ہے کہ وہ امام بخاری اور امام مسلم کے
اساتذہ مین ہین ۔ عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من عبد یبسط
کفیہ فی دبر کل صلاۃ یقول اللہم الہی واله ابراہیم واسحاق ویعقوب واله جبرئیل
ومیکائیل واسرافیل اسالک ان تستجیب دعوتی فانی مضطر الخ ۔ رواہ الحافظ
ابوبکر احمد بن اسحاق المعروف بابن السنی فی کتابہ عمل الیوم واللیلۃ نقلہ العلامۃ السید صاحب
محمد بن عبد الرحمن الاہدل الیمانی فی فتواہ ترجمہ فرمایا جناب رسالت مآب

دعا کی مسئلہ مین گفتگو مت کرو۔ باقی رہا یہ امر کہ بعض حدیث امین ضعیف ہو تو خیال کرنا چاہیئے کہ جو احادیث اوپر مذکور ہوئین اونسے اسکی تقویت ہوتی ہو۔ ثانیاً یہ کہ اسکے خلاف کوئی حدیث صحیح نہین ہو یعنے یہہ مضمون کسی حدیث صحیح مین نہین آیا ہے کہ بعد نماز فرض کی ہاتھ اوٹھا کر دعا نکرو جب تک ایسا ثابت نہوا وسوقت تک اس سے انکار کرنا بیشک تعصب و نفس پروری ہو۔ ثالثاً کوئی راوی اسکا متہم بالکذب نہین ہو۔ پس یجوز العمل بالضعیف ان لا یعارضہ حدیث صحیح اسکے علاوہ جسقدر احادیث صحیحہ اس رسالہ مین درج ہین عمل کرنیکو وہ کیا کم ہین۔ پھر فضائل اعمال مین حدیث ضعیف پر عمل کرنا جایز ہو۔ امام نووی اربعین مین لکھتے ہین اتفق العلماء علی جواز العمل بالحدیث الضعیف فی فضائل الاعمال ترجمہ اتفاق ہو علما کا اوپر جایز ہونے عمل کی حدیث ضعیف پر فضائل اعمال مین۔ اور امام احمد کا یہ قول ہو العمل بالضعیف اولی من صاحب القیاس ترجمہ حدیث ضعیف پر عمل کرنا بہتر ہو قیاس پر عمل کرنے سے اور حافظ سخاوی نقل کرتے ہین عن احمد انہ یعمل بالضعیف اذا لم یوجد غیرہ ترجمہ امام احمد حدیث ضعیف پر عمل کرتے تھے جب حدیث صحیح نہین پاتے تھے۔ ذکر ابن حزم الاجماع علی ان مذہب ابی حنیفۃ ان ضعیف الحدیث اولی عندہ من الرای والقیاس اذا لم یجد فی الباب غیرہ ترجمہ اجماع اسپر ہو کہ امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کا مذہب ہے کہ حدیث ضعیف اونکے نزدیک بہتر ہے رای و قیاس سے جب تک کہ خلاف اوسکے حدیث صحیح ثابت نہو۔ امام نووی اذکار مین تحریر فرماتے ہین ذکر الفقہاء والمحدثون انہ یجوز و یستحب العمل فی الفضائل ترجمہ فقہا اور محدثین کا اتفاق ہے

دعا کیا اور نقصان اوسکو ہوا جو بلا دعا مانگے ہوئے مسجد سے باہر ہوا (جیسے اندنون بہتونکی عادت ہے)
پس جسوقت بلا دعا مانگے ہوئے مسجد سے جاتا ہی تو فرشتے کہتے ہین کہ اے شخص تو لاپروا ہوا اللہ تعالے
سے کوئی حاجت تیری خدا سے نہین ہی۔ مین نے اسحدیث کو غنیۃ الطالبین سے نقل کیا ہی مگر یہ حدیث
انہین الفاظ سے مسند امام احمد مین بھی ہی۔ بعض صاحبونکو یہ شبہ ہوتا ہی کہ اس روایت مین دعا نمانگنے پر
وعید ہی یعنے نقصان بیان کیا گیا ہی بابن وجہ اس روایت کی صحت مین شک ہی اقول ترمذی کی
روایت مین خداج کا لفظ موجود ہی اسکے ماسوا قرآن پاک مین اللہ نے دعا نہ مانگنے والی کو متکبر فرمایا
دوسری روایت مین یہ مضمون ہے کہ جو شخص اللہ سے دعا نہین مانگتا تو اللہ اوسپر غصہ کرتا ہی پھر خاص
اس روایت پر شک کرنا محض تعصب ہے۔ علاوہ برین دعا نماز سے خارج ہی اوسکے چھوڑنے اور چھوڑانے
مین اسقدر کد ہی کہ کیسی کیسی باتین بناتے ہین اور چرب زبانی دکھاتے ہین مگر جس فعل کو یہ لوگ نماز
کے اندر کرتے ہین اوسکی حدیث نہین تلاش کرتے یا اوسحدیث کی صحت و ضعف کے متلاشی نہین ہوتے
کیونکہ اوسکو اونکے گروگھنٹال نے منظور و مقبول کر لیا ہی بابن صفت غیر مقلدی کا دعوی۔ ؎
ہو صرصر فغان سو نہ کیونکر وہ مضطرب پہ مشکل ہوا ہی پردہ محمل کا تھامنا۔ امام جب قرأت کرتا ہے تو
مقتدی بعض سورتونمین جواب بالجہر دیتے ہین جیسے سبحان ربی الاعلی اور بلی وانا علی
ذلک من الشاهدین وغیرہ وغیرہ اسکی کبھی حدیث صحیح نہین تلاش کرتے ہین عرض
کرتا ہون کہ حدیث صحیح صریح اس مضمون کی تلاش کرکے دکھلاؤ کہ پیغمبر صاحب نے فرمایا ہی کہ جب
امام نماز فرض مین فلان سورہ پڑہے تو مقتدی جہر کے ساتھ اوسکے جواب مین فلان لفظ کہے۔ اگر
اسطرحکا مضمون حدیث صحیح مین دستیاب نہو تو اس عمل کو ترک کرو اور اگر شرم سے ترک نکر سکو تو

یعنی امام احمد سے لوگون نے پوچھا بسم اللہ کہنے کی حدیث سے امام صاحب نے جواب دیا کہ میرے نزدیک
کوئی حدیث صحیح ثابت نہین ہوئی۔ نماز عیدین میں معترض کے نزدیک بارہ تکبیر کہنا چاہیئے چھ چھ تکبیر
کی روایت پر سخت اعتراض ہے حالانکہ بارہ تکبیر کی کوئی بھی روایت مرفوع صحیح نہین ہے
حافظ ابن حجر عسقلانی تلخیص حبیر مین لکھتے ہین روی العقیلی عن احمد قال لیس
یروی فی تکبیر فی العیدین حدیث صحیح مرفوع ترجمہ عقیلی نے
روایت کیا ہے کہ امام احمد کہتے تھے کہ نماز عیدین کی تکبیرون مین کوئی حدیث صحیح مرفوع نہین آئے
وہکذا فی سبل السلام۔ اب معترض کو چاہیئے کہ نماز عیدین کی بلا تکبیرونکے ادا کرے کیونکہ
مسئلہ دعا مین تو حدیث صحیح وضعیف دونون ہین اور تکبیرات عیدین مین تو حدیث مرفوع
صحیح ایک بھی نہین ہے۔ فما ھو جوابھم فھو جوابنا۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو لوگ بعد نماز
فرض کے ہاتھ اوٹھا کر دعا کرنے کو بدعت یا حرام کہتے ہین اونکا قول بلا دلیل ہے اور نیز
دعا کی لذت سے وہ لوگ بے بہرہ ہین اونکے جواب مین اسقدر کہدینا کافی ہے کہ عنین
لذت جماع چہ داند۔ مسلمانون ہر وقت اپنے آقا سے دعا مانگو اور سمجھو کہ جسوقت تم دعا
کرتے ہو تمہارا مالک تمہارے ساتھ ہے اور بغیر ترجمان کے تمہاری باتون کو سنتا ہے
مالک اور غلام سے بے حجابانہ گفت وشنید ہوتی ہے عجب لذت ہے کہ نہ دیدہے نہ شنیدہے
ع وہ سوتے بے حجابانہ رہے راتبھر ٭ نگاہِ شوق کام اپنا کیا کی۔ دعا مین جو قلب کو اطمینان
ہوتا ہے اور روح کو راحت ہوتی ہے وہ بیان سے باہر ہے ع کہون کچھ حال شوق دل
تو یہ ہے ٭ زبان کھلتی نہین مشکل تو یہ ہے۔ اللھم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک

[illegible] عمل کرنا جایز و مستحب ہے شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی
[illegible] فرماتے ہیں کہ حدیث ضعیف معتبر فی فضائل الاعمال ۱۲
[illegible] الاوفرق لمح الاکبر میں لکھتے ہیں فان الحدیث الضعیف
[illegible] عند جمیع العلماء من ارباب الکمال ۱۲ مولینا
[illegible] قول مقتدین کی تحریر و الضعیف یثبت الاحکام ذالم
[illegible] محدثین کے اقوال سے حدیث ضعیف پر عمل کرنا فضائل
[illegible] ثابت ہوا ہر کہ اسی مسئلہ میں حدیث
[illegible] مسائل میں بھی احادیث ضعیفہ ہیں۔ یہ شوق اور احتیاج
[illegible] کیوں سمجھا لیا۔ میں دیکھتا ہوں کہ معترض صاحب
[illegible] اوسکے ضعف کو بیان نہیں کرتا یا خود بیخبر ہے۔ حدیث
[illegible] اور بعض الفاظ متن میں بھی اختلاف ہے۔ ابو داؤد اور
[illegible] بن ابی اسحاق اور ابو بکر بن العربی اور امام بیہقی اور امام غزالی
[illegible] معترض اوسکو کیوں نہیں متروک العمل تصور کرتا۔
[illegible] مشروع تسلیم کرچکے ہیں باوجودیکہ جسقدر احادیث اسمین مروی ہیں
سب ضعیف ہیں چنانچہ بلوغ المرام میں لکھا ہے وقال احمد لا یثبت فیہ شیٔ
یعنے امام احمد نے کہا کہ اس مسئلہ میں کوئی حدیث صحیح نہیں وارد ہوئی۔ اور تلخیص حبیر
میں لکھا ہے۔ سئل احمد عن التسمیة فقال لا اعلم فیہ حدیثا صحیحا

یعنی امام احمد سے لوگون نے پوچھا بسم اللہ کہنے کی حدیث سو امام صاحب نے جواب دیا کہ میرے نزدیک کوئی حدیث صحیح ثابت نہین ہوئی۔ نماز عیدین مین معترض کے نزدیک بارہ تکبیر کہنا چاہئے تو بارہ تکبیر کی روایت پر سخت اعتراض ہے حالانکہ بارہ تکبیر کی کوئی بھی روایت مرفوع صحیح نہین ہے حافظ ابن حجر عسقلانی تلخیص حبیر مین لکھتے ہین روی العقیلی عن احمد قال لیس یروی فی تکبیر فی العیدین حدیث صحیح مرفوع ترجمہ عقیلی نے روایت کیا ہے کہ امام احمد کہتے تھے کہ نماز عیدین کی تکبیرون مین کوئی حدیث صحیح مرفوع نہین ہے وہکذا فی سبل السلام۔ اب معترض کو چاہئے کہ نماز عیدین کی بلا تکبیرونکے ادا کرے کیونکہ مسئلہ دعا مین تو حدیث صحیح وضعیف دونون ہین اور تکبیرات عیدین مین تو حدیث مرفوع صحیح ایک بھی نہین ہے۔ فما ھو جوابہم فھو جوابنا۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو لوگ بعد نماز فرض کے ہاتھ اوٹھا کر دعا کرنے کو بدعت یا حرام کہتے ہین اونکا قول بلا دلیل ہے اور نیز دعا کی لذت سے وہ لوگ بے بہرہ ہین اونکے جواب مین اسقدر کہدینا کافی ہے کہ عنین لذت جماع چہ داند۔ مسلمانون ہر وقت اپنے آقا سے دعا مانگو اور سمجھو کہ جسوقت تم دعا کرتے ہو تمہارا مالک تمہارے ساتھ ہے اور بغیر ترجمان کے تمہاری باتون کو سنتا ہے مالک اور غلام سے بے حجابانہ گفت و شنید ہوتی ہے عجب لذت ہے کہ نہ دید ہے نہ شنید ہے

؎ وہ سوتے بے حجابانہ رہے رات بھر ٭ نگاہِ شوق کام اپنا کیا کی۔

دعا مین جو قلب کو اطمینان ہوتا ہے اور روح کو راحت ہوتی ہے وہ بیان سے باہر ہے

؎ کہون کچھ حال شوق لب تو یہ ہے ٭ زبان کھلتی نہین مشکل تو یہ ہے۔

اللّٰھم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک

کہ حدیث ضعیف پر فضائل اعمال وغیرہ مین عمل کرنا جایز و مستحب ہے شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی
مقدمہ مشکوٰۃ مین تحریر فرماتے ہین ان الحدیث الضعیف معتبر فی فضائل الاعمال ۱۲
ملا علی قاری اپنے رسالہ حظ الاوفر فی الحج الاکبر مین لکھتے ہین فان الحدیث الضعیف
معتبر فی فضائل الاعمال عند جمیع العلماء من ارباب الکمال ۱۲ مولینا
محمد اسمعیل شہید نے رسالہ اصول فقہ مین لکھتے ہین والضعیف یثبت الاحکام ذالم
یکن ما ھو اعلی منہ ۱۲ علماء محدثین کے اقوال سے حدیث ضعیف پر عمل کرنا فضائل
اعمال مین جایز و مستحب ثابت ہوا۔ علاوہ برین قابل دریافت یہ امر ہے کہ اسی مسئلہ مین حدیث
ضعیف ہے جسکا ترک ضروری ہے یا اور مسائل مین بھی احادیث ضعیفہ ہین۔ یہ شق اول محتاج
بیان ہے اور بشق ثانی اونکا ترک ضروری کیون نہ سمجھا گیا۔ مین دیکھتا ہون کہ معترض بہت
احادیث ضعیف پر عمل کرتا ہے اور اوسکے ضعف کو بیان نہین کرتا یا خود بیخبر ہے۔ حدیث
قلتین کہ اوسکے سند مین بھی اضطراب ہے اور بعض الفاظ متن مین بھی اختلاف ہے۔ ابو داؤد اور
ابن عبدالبر اور قاضی اسمعیل بن ابی اسحاق اور ابو بکر بن العربی اور امام بیہقی اور امام غزالی
اور امام رویانی نے اوسکو ضعیف کہا۔ معترض اوسکو کیون نہین متروک العمل تصور کرتا۔
وضو کرتے وقت بسم اللہ کہنے کو مشروع تسلیم کر چکے ہین باوجودیکہ جسقدر احادیث اسمین مروی ہین
سب ضعیف ہین چنانچہ بلوغ المرام مین لکھا ہے قال احمد لا یثبت فیہ شئ
یعنے امام احمد نے کہا کہ اس مسئلہ مین کوئی حدیث صحیح نہین وارد ہوئی۔ اور تلخیص حبیر
مین لکھا ہے۔ سئل احمد عن التسمیۃ فقال لا اعلم فیہ حدیثا صحیحا

العباد ودافع الشرور والفساد فاتضرع لدفعها ورفع الایادی لرفعها فیقبله بمنه وکرمه آمین وانا العبد المذنب الراجی الی الله ابو محمد المدعو بعبید الله غفرله الله حرر ۲۹ جمادی الاولی سنة ۱۳۱۵ھ فی الکلکتہ

تقریظ جامع معقول و منقول جناب مولوی محمد عصمت اللہ صاحب

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سید العالمین وعلی آله و صحبه البررة التقی ذوی الدرجات العلی وبعد فهذه رسالة سنیة و مقالة بهیة مشتملة علی تحریرات تعجب الاذان رصفها من هو والفضائل الشهیرة والمفاخر الکثیرة مولینا عبد العظیم صاحب المناقب العلیة والاوصاف الجلیة لله دره فقد افحم المخاصمین بتحقیقات ما لیس فی الکتب الکیاس واسکت المعاندین بتدقیقات ما لیس فی الزبر والاسفار جزاه الله خیر الجزاء عنا۔ وانا المحتاج الی رحمة الله محمد عصمت الله صانه اللهم بحنا وکبنی اعظم گڈھی لقد ضاءت عیون اولی البصائر۔ بضوء کتابک الاجلی الدنی فقط

تقریظ محی السنة وقامع البدعة جناب مولوی محمد رحیم بخش صاحب

بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی

واجعل موتنی فی بلد رسولک۔ آداب دعا کے یہہ ہین پاک ہونا رو بقبلہ ہونا
خشوع وخضوع ہونا بقصد دل دعا کرنا نہ زبانی۔ دعا کرنے مین اللہ سے نیک گمان
رکھنا واسطے قبولیت کے دونون ہاتھونکا سینے تک اوٹھانا۔ ہاتھونکا کشادہ رکھنا آگے
کیطرف کو دونون ہتھیلیونکو ملا کر رکھنا دعا کرنے کیوقت آسمان کی طرف نہ دیکھنا حاجت
بیان کرنے کے پہلے حمد جناب باری اور درود شریف کا پڑہنا بعد بیان کرنے حاجت کے
پھر حمد پروردگار و درود سید ابرار پر پڑھکر ہاتھونکو منہ پر ملنا دعا کرنیمین اپنی نفس سے
شروع کرے اور والدین کے واسطے دعا کرے اور عامہ مومنین کیواسطے دعا کرے۔
اس شرط سے جو شخص دعا کریگا تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اوسکی دعا کو قبول کرے فقط
قد رقمہ العبد المذنب المفتقر الی رحمۃ ربہ الکریم عبد العظیم
المکنی بابی نعیم غفر اللہ لہ ولوالدیہ وادخلہم فی دار النعیم بفضلہ العمیم فقط
بتاریخ ۲۵ جمادی الاولی سنہ ۱۳۱۵ ہجری نبویہ

تقریظ بلیغ محی السنۃ وقامع البدعۃ جناب مولانا حافظ حاجی حکیم محمد عبد اللہ صاحب

لاکلام فی مشروعیۃ الادعیۃ وادابہا واستحبابہا لکن النزاع فی
رفع الایادی فیما بعد التسلیم فی الصلوۃ الفریضۃ علی الہیئۃ الکذائیۃ
فما الف ہذا العظیم النصوص والایات وعبائر الثقاۃ فہو من یحج
لذلک النزاع بلا نزاع وکاف لہ فیما بلا دفاع ولکن اللہ ہو مصلح

اور بغض و عداوت و نفسانیت سے بچاوے آمین ثم آمین واقعی مولف نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ قال اللہ و قول رسول ہے اور تعصب و نفسانیت سے بری ہے و آخر دعوانا الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الخاتم النبیین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین - حررہ العاجز ابو ظفر محمد عمر عفا عنہ الیہدن الوڈیسی - المرقوم ۱۶ شعبان المعظم سنہ ۱۳۱۵ھ -

نظم از فکر عالی جناب مولوی حکیم سید محمد زین العابدین صاحب رئیس و زمیندار ضیع بارو ضلع مونگیر

یہ رسالہ ہے کہ پہونچاتا ہے حق کے در تک
رحمت حق کو پہونچا دیتا ہے پا سے سر تک

بحر عمان معانی ہے رسالہ کیا ہے
ڈالدے کشتی عصیان کو یہ پار کیا ہے

بات ہی بات مین مضمحل ہو جاوینگے عصیان اونکے
حضرت خضر اجابت بھی ہون قربان اونکے

کس ادا سے ہے ادا اسمین یہہ فرمان رسول
گر عمل اسپہ کرین کیون نہ دعا ہو مقبول

ہاتھ اوٹھانیکو دعا مین جو برا کہتے ہین
ہے تعجب کہ حدیثون کو وہ کیا سمجھے ہین

اس رسالہ مین بہت خوبی سے کی ہے تحقیق
دیکھلین اسکو اگر وہ بنگاہ تدقیق

ہے یقین مجھکو اگر دل مین ہو اونکے ایمان
پھر نہ انکار کے کرنے کا ہو اونکو ارمان

فرض و سنت و نوافل ہین سبھی اوسکی نماز
سب مین ثابت ہو دعا مانگنا با عجز و نیاز

ہاتھ پھیلانا تو یہ شان ہے معطی کے لئے
شرم کیا ہے جو ہو خوشنودی مولا کے لئے

ہاتھ پھیلانا در حق مین ہے شیوہ اپنا
اوسکے در کا مین گدا ہون وہ ہے مولا اپنا

فخر المرسلین وعلی آله واصحابه اجمعین اما بعد فلا یخفی علی کل متبع کتاب للہ وسنۃ رسول اللہ واجماع الامۃ ان الدعاء مع رفع الایدی بعد الصلوۃ المکتوبۃ وغیرها ثابت بادلۃ الکتاب العزیز والسنۃ المطهرۃ واجماع الامۃ المرحومۃ کماذکرہ المصنف المصنف تجبی ومخلصی اعنی الجناب المولوی ابونعیم عبد العظیم دام فیضهم فی هذہ الحالۃ فلا ینبغی لاهل الایمان الاستنکاف عنه وکیف یستنکف المسلم عما ثبت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآله واصحابه وسلم الذی قال لایؤمن احدکم حتی یکون هواہ تبعا لما جئت به بل ینبغی لمقتضی آثارہ ان یفعل ذلك ولو کرہ المنکرون فقد حررہ خادم السنۃ والکتاب المکنی بابی تراب رحیم بخش محمد ن مسنوی پنجابی عفی عنه وارد حال کلکته فی التاریخ تسعۃ عشر من شهر شعبان ۱۳۱۵ھ۔

تقریظ محی السنۃ جناب مولوی محمد عمر صاحب

نحمدہٗ و نصلی علی رسوله الکریم۔ امابعد رسالہ ہدایت مقالہ قول العظیم فی اثبات الدعا۔ بعد التسلیم تصنیف جامع معقول ومنقول جناب مولانا مولوی عبد العظیم صاحب اللہ فیضہ کا عجیب وغریب رسالہ ہے جو آجتک ارد و مین تالیف نہین ہوا اللہ جل شانہ مولف ممدوح کو اجر جزیل عطا فرماوے اور مسلمانونکو آپس مین اتحاد و محبت والفت عنایت کرے

انا للہ و انا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ انکے شر سے محفوظ رکھے آمین اب مین اوس حدیث کے مضمون کیطرف رجوع کر کے عرض کرتا ہون کہ یہ روایت بہت حدیث صحیح کی مخالف ہے کیونکہ اس روایت سے حصر ثابت ہوتا ہے کہ سوای اوس دعا پڑہنے کے زیادہ توقف آپ نہین کرتے تھے حالانکہ بعد نماز فجر کے طلوع آفتاب تک آپکا ذکر مین مشغول رہنا ثابت ہے پس اس روایت سے اوسکا حصر باطل ہوا۔ صحیح مسلم کی روایت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ بعد سلام ہر فرض نماز کے آنحضرت علیہ السلام اس دعا کو پڑہتے تھے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر لا حول ولا قوۃ الا باللہ لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ ولہ الفضل ولہ الثناء الحسن لا الہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون یہ دعا اوس سے کہین بڑی ہے۔ آیۃ الکرسی پڑہنے کو بعد ہر نماز فرض کے فرمایا۔ بعد ہر فرضون کے معوذتین پڑہنے کا حکم ہوا۔ سورۂ اخلاص کو بعد نماز فرض دس مرتبہ پڑہنے کو فرمایا بوجہ طوالت کے اور حدیثون کو نہین نقل کیا اوس سے بخوبی معلوم ہوا کہ وہ روایت احادیث کثیرہ کے خلاف ہے اور حکم انحصار کا اوس دعا پر باطل ہے۔ واضح ہو کہ جاہل کا یہ کام ہے کہ دو حدیث معارض کو لڑاتا ہے اور عالم کا یہہ منصب ہے کہ احادیث معارض کو تطبیق دیکر ایک کرتا ہے بنا برا سکے جس عالم مین یہہ صفت نہو یعنی وہ مطابقت حدیثون مین نہین کرتا بلکہ عوام کی طرح حدیثون کو لڑاتا ہی تو خیال کرنا چاہیئے کہ اوسمین جہالت ابھی باقی ہے۔ جاننا چاہیئے کہ جناب پیغمبر صاحب بعد سلام

ہر شب و روز یہی حق سے دعا حیرتؔ کی	پاس پھٹکے نہ کبھی اپنے ہوا بدعت کی
آنکھ دیوے تو خدا دیدۂ بینا دیوے	اور تعصب سے نہ ناپاک یہ سینہ دیوے

ضمیمہ

عن عائشة قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یقعد الا مقدار ما یقول اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام رواہ مسلم ترجمہ بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہین کہ جناب پیغمبر صاحب بعد سلام نماز فرض کے اسیقدر ٹھہرتے تھے کہ جسقدر مین دعاء مذکورہ پڑہی جاوے روایت کیا اسکو امام مسلم نے۔ اس روایت سے بعض بے بصیرتان نے یہ سمجہا ہے کہ اسمین نفی دعا کی ثابت ہے کیونکہ سوای پڑہنے دعاء مذکورہ کے زیادہ توقف ثابت ہی نہین ہے تو دعا مانگنا کیونکر ثابت ہوگا۔ یہی باعث ہی کہ بتاریخ ۲۸ رمضان المبارک کو محلہ ناظر بگان مین ایک اجہل الناس نے کہا کہ بعد نماز فرض کے سنت خیال کرکے ہمیشہ ہاتھ اوٹھا کر دعا کرنا مثل سور کے حرام ہے نعوذ باللہ من ھذہ العقیدۃ مسلمانو خیال کرو کہ اس فرقہ ہوا پرست کی زبان درازی و گمراہی و بدعقیدگی کسدرجہ بڑہی ہی۔ عوام مین یہ مشہور ہے کہ یہ فرقہ عبد الوہاب نجدی کا پیرو ہے نہین نہین یہہ فرقہ عبد اللہ چہاوٗ الہ آبادی کا پیرو ہے۔ سنت کو بدعت کہنا اور فعل صحابہ کو بے اصل جاننا اس فرقہ کا شیوہ ہی چنانچہ اسی بہوڑہ مین ۱۳۱۴ سنہ ہجری مین ایام تشریق کی تکبیر پر بدعت کا فتوی جاری کیا

اندھی کی لاٹھی تھی وہ بھی ٹوٹ گئی۔ اور بفرض محال اگر کسی مصلحت سے کبھی دعا کو حضرت نے ترک بھی کیا ہو تو ہمکو مضر نہین کیونکہ اوّلاً اوقات مخصوصہ ہم اوسکے وجوب کے قائل نہین ثانیاً جب حدیث صحیح سے ثابت ہوچکا کہ آپ نے صحابہ کو دعا کا یہی طریقہ تعلیم کیا کہ ہاتھون کو مونڈھے تک اوٹھاؤ تو امت کو کوئی حق نہین کہ فعل پر اعتراض کرے اسواسطے کہ بہت سنت صحیحہ ثابتہ ایسی ہے کہ جسپر امت کا دوام عمل ہے حالانکہ کبھی فعل حضرت کا اوسپر ثابت نہین ہوا۔ منجملہ اوسکے اذان ہے کہ اوسکے کلمات تک شمار کرادیا اوسکے جواب کے الفاظ تعلیم کئے اوسکے ثواب کو بیان فرمایا موذن کا جو مرتبہ بروز قیامت ہوگا اوسکو ارشاد کیا مگر عمر مین ایکدفعہ بھی بذات خاص اذان نہین کہا باوجود اسکے کل مسلمان ہر روز پانچ وقت اوس قولی حدیث پر عمل کرتے ہین العجب کل العجب دعا کو کبھی کسی مصلحت سے ترک کیا ہو تو اوسپر ہمیشہ عمل کرنا مثل سور کے حرام ہو اور جس فعل کو ہمیشہ ترک کیا ہو اوسکو ہمیشہ عمل مین لانا موجب ثواب ہو۔ اب اس فرقہ کو چاہیے کہ اذان گاہ گاہ کہے ورنہ ہمیشگی مین وہی حرمت ثابت ہو جاوے گی۔

آدمیت اور شے ہے علم ہے کچھ اور چیز
لاکھ طوطے کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا

بتاریخ ۳۰ رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۵ ہجریہ

الحمد للہ والمنہ کہ این کتاب لاجواب مفید ہر خاص و عام باہتمام جناب مولوی محمد اسرئیل صاحب در مطبع سعیدی واقع نمبر ۴۹ محلہ کلنگا بازار اسٹریٹ شہر کلکتہ مطبوع گردید سنہ ۱۳۱۵ھ

فرض کے کچھ وقفہ کرکے تب انصراف کرتے تھے یعنے مقتدیونکی طرف گھوم کر رخ کرتے
اور تسبیح وتہلیل کے بعد تب دعا کرتے تھے بنارً علیہ بی بی عائشہ صدیقہ کی روایتکا
یہہ مطلب ہیکہ بعد سلام کے معًا حضرت انصراف نہین کرتے تھے بلکہ دعار مذکورہ کے
پڑہنے کے مقدار تک اوسی طرح قبلہ رخ توقف فرماتے اوسکے بعد انصراف یعنے
مقتدیون کی جانب گھوم کر تسبیح وتہلیل وغیرہ مین مشغول ہوتے۔ بعد سلام قدرے
توقف کرنے مین یہہ مصلحت تھی کہ جماعت مین عورتین حاضر ہوتی تھین تو اوسقدر
قبلہ رخ بیٹھنے مین عورات باپردہ چلی جاتین کسی کے نظراون پر نہین پڑتی اوسکے بعد
آپ مقتدیون کے جانب گھومتے تھے۔ اس بیان سے حدیثون کا تعارض بھی رفع
ہوگیا اور یہہ بھی معلوم ہوگیا کہ اوس روایت کو دعا سے کوئی علاقہ نہین ہے اسپر
یہہ خدشہ ہوگا کہ یہہ محض قیاس ہے۔ اقول یہہ میرا قیاس نہین ہے بلکہ قاعدہ
مقررہ ہے الحدیث یفسر بعضہا بعضًا یعنے ایک حدیث دوسری حدیث کی
مفسر ہے۔ بگوش ہوش سنو اور بچشم حق بین دیکھو امام نسائی براء بن عازب سے
حدیث روایت کرتے ہین اوسکا اخیر جملہ یہہ ہے فجلسته بین التسلیم والانصراف
قریبا من السواء ترجمہ دونون سجدون کے درمیان کا جلسہ اور سلام
وانصراف کے درمیان کا جلسہ قریب برابر کے ہوتا تھا اسی جلسہ کو بی بی صاحبہ نے
بیان کیا کہ لم یقعد الا مقدار ما یقول اللہم انت السلام الخ یہہ فرقہ جہاۃ
یا تو خود فریب مین ہے یا دانستہ دوسرون کو فریب دیتا ہے۔ یہی ایک روایت

فہرست کتب موجودہ بدوکان شیخ بدرالدین کتب فروش نیا بازار کلکتہ

		قیمت جلد
۱	رفع الاشتباہ عن صفات الاولیاء اللہ	۱۲/
۲	قاتل الفجار	۴/
۳	تنبیہ الاغبین فی مصافحۃ المسلمین	۱/
۴	الوعید الشدید فی ارباب التقلید	۱/
۵	مجموعۃ الاشعار ہدایت آثار	۱/
۶	تیسیر الصلوۃ	۱/
۷	قول الاذفر فے مسئلۃ النحر	۰/
۸	آسوطی	۰/
۹	نور الابصار	۰/
۱۰	امعان النظر	۳/
۱۱	لوح محفوظ	۱/
۱۲	قصہ ابریتہ مومنہ	۰/
۱۳	اجر عظیم	۱/
۱۴	عذاب الحریق	۱/